حل مشقی سوالات

۱۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) مرزا غالب کیسے انسان تھے؟

جواب۔ مرزا غالب کے اخلاق نہایت وسیع تھے۔ وہ ہر شخص سے جو ان سے ملنے جاتا تھا۔ وہ نہت کشادہ پیشانی سے ملتے تھے۔ جو شخص ایک دفعہ ملتا، اسے ہمیشہ ملنے کا اشتیاق رہتا تھا۔

(ب) دوستوں کو دیکھ کر مرزا غالب کی حالت کیا ہوتی تھی؟

جواب۔ مرزا غالب سوستوں کو دیکھ کر باغ باغ ہوجاتے تھے۔ مرزا دوستوں کی خوشی میں خوش اور غم میں غمگین ہوتے تھے۔

(ج) مرزا غالب کو کہاں کہاں سے خط آتے تھے؟

جواب۔ مرزا کو دِلی سے بلکہ پورے ہندوستان سے خط آتے تھے۔ کیونکہ پورے ہندوستان میں ان کے ہر مذہب

(د) اکثر لوگ مرزا غالب کو کس طرح کے خط بھیجتے تھے؟

جواب۔ مرزا کو اکثر لوگ بیرنگ خط بھیجتے تھے مگر ان کو کبھی ناگوار نہ گزرتا تھا۔

(ہ) سائلوں کے ساتھ مرزا غالب کا سلوک کیسا تھا؟

جواب۔ اگرچہ مرزا کی آمدنی قلیل تھی، مگر حوصلہ افزاء تھا۔ سائل ان کے دروزے سے خالی ہاتھ بہت کم جاتا تھا۔ اُن کے مکان کے آگے اندھے، لوہے اور اپاہج مرد اور عورتیں پڑے رہتے تھے۔

(و) دوستوں کے ساتھ مرزا غالب کا سلوک کیسا تھا؟

جواب۔ مرزا غالب اپنے دوستوں کے ساتھ جو گردِش روزگار سے بگڑ گئے تھے، نہایت شریفانہ طور سے سلوک کرتے تھے۔

(ز) مرزا غالب کے مزاج کی خاص خوبی کیا تھی؟

جواب۔ مرزا غالب کے مزاج کی ظرافت اس قدر تھی کہ اگر آپ کو بجائے حیوان ناطق کے حیوان ظریف

(ح) مرزا غالب کو کون سا پھل پسند تھا؟

جواب۔ مرزا غالب کو عام بہت پسند تھا۔

(ط) سبق "مرزا غالب کے عادات و خصائل" کس کتاب سے لیا گیا ہے؟

جواب۔ یہ سبق "یادگارِ غالب" سے لیا گیا ہے۔

(ی) سبق "مرزا غالب کے عادات و خصائل" کے مصنف کون ہیں؟

جواب۔ اس سبق کے مصنف "مولانا الطاف حسین حالی" ہیں۔

2۔ مندرجہ ذیل الفاظ و محاورات کے اپنے جملو میں استعمال کریں۔

جواب۔

الفاظ	معنی	جملے

کشادہ پیشانی	کھلے دل سے، خوش اخلاقی سے	غالب اپنے دوستوں سے کشادہ پیشانی سے پیش آتے تھے۔
باغ باغ ہونا	بہت خوش ہونا	ماں اپنے گمشدہ بچے کو دیکھ کر باغ باغ ہو گئی۔
مخلص	وفادار	اسلم میرا بڑا مخلص دوست ہے۔
گردش روزگار	زمانے کا چکر، بد قسمتی	مرزا اپنے گردش روزگار سے بگڑے ہوئے دوستوں سے نہایت شریفانہ طور سے پیش آتے تھے۔
سیر ہو جانا	جی بھر جانا	مرزا کی طبیعت کبھی بھی آم کھانے سے سیر نہیں ہوتی تھی۔
زمین میں گڑ جانا	شرمندہ ہونا	محسن اپنے فیل ہونے کی خبر سن کر زمین میں گڑھا جا رہا تھا۔

3۔ مندرجہ ذیل جملوں کو مکمل کریں۔

جواب۔ (الف) مرزا غالب کے اخلاق انتہائی **وسیع** تھے۔

(ب) دوستوں کی فرمائش سے کبھی **تنگ دل** نہ ہوتے تھے۔

(د) فواکہ میں آم ان کو بہت مرغوب تھا۔

(ہ) مرزا کی نیت آموں سے کسی طرح سیر نہ ہوتی تھی۔

4۔ سبق کے متن کو مدِ نظر رکھ کر درست جواب کی (✓) سے نشاندہی کریں۔

جواب۔ (1) مرزا غالب کے نہایت وسیع تھے۔

(الف) اخلاق (ب) افکار

(ج) خصائل (د) کردار

(2) مرزا غالب دوستوں کی کن باتوں سے کبھی تنگ نہ ہوتے تھے؟

(الف) بُری باتوں سے (ب) زیادہ باتوں سے

(ج) فرمائشوں سے (د) حرکتوں سے

(3) لوگ اکثر مرزا غالب کو خط لکھتے تھے:

(ج) بیرنگ　　　(د) طویل

(4) مرزا کی طبیعت میں بدرجہ غایت تھا:

(الف) جود و سخا　　　(ب) اخلاص

(ج) مروّت و لحاظ　　　(د) صبر

(5) ایک صحبت میں مرزا غالب کس کی تعریف کر رہے تھے:

(الف) ذوق کی　　　(ب) مومن کی

(ج) بہادر شاہ ظفر کی　　　(د) میر تقی میر کی

(6) کس نے سودہ کو میر پر ترجیح دی؟

(الف) ذوق نے　　　(ب) غالب نے

(ج) مومن نے　　　(د) شیفتہ نے

(7) فواکہ میں غالب کو بہت مرغوب تھا:

(الف) خربوزہ (ب) تربوزہ

(ج) آم (د) آڑو

جواب۔

1	2	3	4	5	6	7
الف	ج	ج	ج	د	الف	ج

5۔ اعراب لگا کر تلفظ واضع کریں۔

جواب۔ اَخلَاق، مُروَت، اَصلَاح، وَضع، عَمائِد

6۔ کالم الف میں دیئے گئے الفاظ کو کالم ب کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

جواب۔

اخلاق	ملت	وسیع
خوشی	لحاظ	غم
مذہب	وسیع	ملت
مروت	ٹکٹ	لحاظ
بیرنگ	حیوانِ ظریف	ٹکٹ
حیوانِ ناطق	غم	حیوانِ ظریف

7۔ مذکر اور موث الفاظ الگ الگ کر کے لکھیں۔

جواب۔ غم، خوشی، خط، مذہب، ملت، حرف، غزل، مروت، لحاظ، ٹکٹ، حوصلہ، وضع، جاڑا، ظرافت

مذکر الفاظ: خط، غم، مذہب، حرف، حوصلہ، لحاظ، ٹکٹ، جاڑا۔

مؤنث الفاظ: خوشی، ملت، غزل، مروت، وضع، ظرافت۔

8۔ درج ذیل اقتباس کی تشریح سیاق و سباق کے حوالے سے کریں۔

اقتباس: مروت اور لحاظ مرزا کی طبیعت میں بدرجہ غایت تھا۔ باوجودیکہ اخیر عمر میں وہ اشعار کی اصلاح دینے سے بہت گھبرانے لگے تھے۔، بایں ہمہ کبھی کسی کا قصیدہ یا غزل بغیر اصلاح کے واپس نہ کرتے تھے۔ ایک صاحب کو لکھتے ہیں: "جہاں تک ہو سکا، احباب کی خدمت بجالایا اور اوراقِ اشعار دیکھتا تھا۔ اب نہ آنکھ سے اچھی طرح سُوجھے اور نہ ہاتھ سے اچھی طرح لکھا جائے۔"

مصنف کا نام: **مولانا الطاف حسین حالیؔ**

سبق کا عنوان: **مرزا غالب کے عادات و خصائل**

حل لغت: مروت: لحاظ، بدرجہ غایت: انتہائی درجہ، بایں ہمہ: اس کے باوجود، احباب: حبیب کی جمع، سوجھے: دکھائی دے۔

سیاق و سباق:

مصنف نے اس سبق میں غالب کے اخلاق، ان کی عادت، ان کے محاسن کا جائزہ لیا ہے اور دوستوں کے ساتھ غالب کے رویے کو خاص طور پر اُجاگر کیا گیا ہے۔ حالیؔ کے اسلوبِ بیان کی سب سے نمایاں خوبی مدعا نگاری ہے۔ ان کی نثری تحریروں میں اعتدال و توازن کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ بے جا اختصار اور بے جا طوالت سے اجتناب کرتے ہوئے، عبارت کو دلکش، سادہ اور مدلل بنانے میں، حالی اپنی مثال آپ ہیں۔ وہ ہر بات کو سنجیدگی اور عاقلیت کے ترازو میں تولتے ہیں اور تخلیل اور جذبات سے دُور رہتے ہوئے اپنے خیالات و حقائق کو قاری تک پہنچانے کی

یہ مضمون مولانا حالی کی تحریر کردہ کتاب "یادگارِ غالب" سے لیا گیا اور اس سبق میں اُردو ادب کے سب سے بڑے غزل گو شاعر جو اُردو اور فارسی کے قادر الکلام شاعر تھے ان کے روزمرہ کے معمولات زندگی پر گہری نظر ڈالی ہے۔

تشریح:

زیرِ نظر اقتباس میں حالی، غالب کی شخصیت کے ایک نمایاں پہلو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ غالب حد درجہ مروت اور لحاظ کا مظاہرہ کرتے۔ اخیر عمر میں جب بڑھاپا طاری تھا اور طبیعت مضمحل رہنے لگی تھی لیکن پھر بھی دوست احباب کے ساتھ مروت و رعایت کا مظاہرہ کرتے اور اگر کوئی غزل یا قصیدہ درستگی کے لیے بھیج دیتا تو اصلاح کے بغیر ہرگز واپس نہ فرماتے خواہ آپ کی طبیعت بگڑی ہی کیوں نہ ہوتی۔ ایک دوست کو خط میں لکھا کہ مجھ سے جہاں تک ممکن ہو سکا دوست احباب کو کبھی نا یوس نہیں کیا بلکہ طبیعت کی پریشانی کے باعث اگر لیٹے لیٹے بھی اشعار دیکھنے پڑے تو میں نے دیکھے۔ لیکن اب بینائی جاتی رہی اور ہاتھ رعشے کے باعث لکھنے کے قابل نہیں۔